(۱۵)

قاتل نے لگائی سرِ مسلم پہ جو شمشیر — سر کٹ کے پکارا میں فدائے سرِ شبیرؑ
کوٹھے سے گرایا جو تنِ مسلمِ دلگیر — یا حیدرؑ کرار کہا اور کہی تکبیر
قطرے تو گرے خون کے دامانِ علیؑ میں
سر گود میں زہراؑ کی تن آغوشِ علیؑ میں

(۱۶)

سر پیٹنے کی جا ہے گرا جبکہ وہ لاشہ — میں کیا کہوں اک ایک نے دی لاش کو ایذا
پھر لاش کے پاؤں میں غرض رسی کو باندھا — موجود تھے حاکم کی طرف سے وہاں اعدا
پہلے اُسے دربار ستمگار میں لائے
پھر کھینچتے ہر کوچہ و بازار میں لائے

مرثیہ ۳

شیعوں میں آجکل یہ قیامت کے روز ہیں — دنیا سے بوترابؑ کے رخصت کے روز ہیں
یا دوسروں کو پیٹو یہ حسرت کے روز ہیں — رو لو کہ یہ علیؑ کی شہادت کے روز ہیں
تیغِ الم ہے اور جگر اہلِ بیتؑ کا
ماتم سرا ہے آج سے گھر اہلِ بیتؑ کا

(۲)

یہ آبروئے حیدرؑ کرار ہائے ہائے　　یہ قہر اور زاہد و ابرار ہائے ہائے
وہ ظلم وقتِ طاعتِ غفار ہائے ہائے　　وہ زہر میں بجھی ہوئی تلوار ہائے ہائے
وہ ضرب اور وہ سر اسدِ کردگار کا
وہ جا نماز اور وہ لہو روزے دار کا

(۳)

وہ زہر کا اثر وہ سراپا پر ورم　　ہر چند دل میں تاب و تواں ہے نہ ہے تن میں دم
رانڈوں کی فکر فرقتِ اولاد کا الم　　اب بھی وہی سخا ہے وہی ہمت و کرم
آیا جو شیر سرورِ عادل کے واسطے
بھجوا دیا حضور نے قاتل کے واسطے

(۴)

چشمِ علیؑ سے اشک بہے تین روز تک　　کیا کیا کلام یاس کہے تین روز تک
فاقوں کے رنج دل پہ سہے تین روز تک　　جیسے حسینؑ غم میں رہے تین روز تک
ہچکی لگی ہوئی ہے امام سعید کو
حسرت سے دیکھتے ہیں حسینؑ شہید کو

(۵)

کہتے ہیں کہ حسنؑ مرے دلدار الوداع   اے نورِ عین احمدِ مختار الوداع
سونپی تمہیں رسولؐ کی سرکار الوداع   ہے ہے مرے غریب و بیکس و ناچار الوداع
اس کا لحاظ چاہیئے تم کو کہ خورد ہے
بیٹا مرا حسینؑ تمہارے سپرد ہے

(۶)

پھر بولے اے حسینؑ کلیجہ فگار ہے   عباسؑ کے الم سے جگر بیقرار ہے
میں کیا کہ اس پہ احمد و زہراؑ کا پیار ہے   بیٹا یہ لال تم پہ فدا ہے نثار ہے
اب آپ کے سپرد مرا لالہ فام ہے
بھائی نہ جانیو یہ تمہارا غلام ہے

(۷)

بیشک وفا شعار ہے میرا یہ گلعذار   اک دن عَلم اٹھائے گا رن میں دلفگار
سقہ بنے حیدرِ صفدر کا یادگار   میری طرف سے پیار بھی کیجو پدر نثار
ہم نے تجھے وکیل کیا پیار کے لیے
دریا پہ ہم بھی آئیں گے دیدار کے لیے

(۸)

یہ کہتے کہتے شیعوں کے غمخوار مر گئے   غل پڑ گیا کہ دین کے سردار مر گئے
لو مومنو تمہارے مددگار مر گئے   ماتم کرو کہ حیدرؑ کرار مر گئے
احمد کے اہلبیت کا اس غم میں ساتھ دو
اپنے حسنؑ حسینؑ کا ماتم میں ساتھ دو

(۹)

کیونکر بیان کیجئے وہ حشر کا سماں   بارہ پسر تڑپتے ہیں اور چار بیٹیاں
ہر سو کہیں بکا کہیں شیون کہیں فغاں   سر پیٹ کر یہ زینبؑ ناشاد کا بیاں
بابا اخیر شب میں ارادہ کدھر کیا
ہے ہے مہ صیام میں عزم سفر کیا

(۱۰)

لوگو کوئی بتاؤ کہ حیدرؑ کدھر گئے   روزے پہ روزہ رکھ کے جہاں سے گزر گئے
بابا مجھے نہ ساتھ لیا کوچ کر گئے   نانا کے بعد غم یہ اٹھائے کہ مر گئے
چھوٹے سے سن میں مجھ پہ بڑے پیچ پڑ گئے
نانا بھی اماں جان بھی تم بھی بچھڑ گئے

(۱۱)

بیٹی کو پھر گلے سے لگا لو تو جائیو زین العبا کے طوق بڑھا لو تو جائیو
صحت تو ہو چلی نہا لو تو جائیو بابا نمازِ عید پڑھا لو تو جائیو
کیوں چپ ہوئے امام حجازی جواب دو
در پر پکارتے ہیں نمازی جواب دو

مرثیہ ۲

عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں جو نورِ خدا سے ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں
ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں پیدا ہوئی جن کے لیے دنیا وہ کہاں ہیں
جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہے گا
جب احمدِ مرسل نہ رہے کون رہے گا

(۲)

ہے کل کی ابھی بات کہ آباد تھا یہ گھر جس گھر پہ فدا آن کے ہوتے تھے تونگر
وہ مجمع احباب وہ دربار پیمبر وہ فاطمہؑ کا جاہ و حشم شوکتِ حیدرؑ
بے اذن چلا آئے یہ مقدور تھا کس میں
پر آج وہی گھر ہے کہ خاک اڑتی ہے جس میں